شاہ بلیغ الدین

بہ تعظیم اللہ

ابھی صبح نہیں ہوئی تھی کہ مدینے کے کوچہ و بازار میں ایک نعرہ گونجا ــــ یا صباحاہ ! کوئی مدد کے لئے پکار رہا تھا۔ بستی جاگ پڑی۔ کچھ لوگ بھاگم بھاگ وہاں پہنچے۔ جہاں سے آواز سنی گئی تھی۔ لیکن وہاں ریت پر قدموں کے گہرے گہرے نشان تھے اور بس۔

پہچاننے والے پہچان گئے یہ کوئی اور نہیں سلمہ بن اکوع رضؓ ہوں گے۔ مدینہ کیا عرب میں دور دور تک حضرت سلمہ رضؓ کی شہرت تھی۔ سچ مچ برق تھے، چھلاوہ تھے۔ سیرت نگاروں نے لکھا ہے کبھی مقابلہ ہوتا تو تیز رفتار گھوڑے اُن کے ساتھ دوڑائے جاتے پھر بھی یہ ہاتھ نہ آتے۔

فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوازن اور ثقیف سے لڑنے نکلے تھے۔ راستے میں ایک جگہ لشکرِ اسلام نے پڑاؤ کیا۔ دس ہزار سے اونچا لشکر تھا۔ یہاں سے وہاں تک لوگ ہی لوگ ہی تھے۔ ایک دریا تھا کہ پھیلا ہوا تھا ایک طرف ہل چل ہوتی تو دوسری طرف خبر بھی نہ ہوتی۔ ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا ایک طرف ہو بیٹھا مسافر سمجھ کر اللہ کے سپاہیوں نے تواضع کی۔ صبح صبح کا وقت تھا۔ اُس نے مل کر سب کے ساتھ ناشتہ کیا۔ گھوم پھر کر ادھر اُدھر دیکھا۔ سارے لشکر کا جائزہ لیا۔ ساز و سامان بھانپا۔ فوج کے آثار کا رُخ دیکھا اور پھر یہ جا وہ جا۔ اب جو وہ اس تیزی سے نکل بھاگا تو کچھ مسلمان سوچ میں پڑ گئے۔ کسی نے کہا ــــ یہ تو جاسوس تھا ! دشمن کا مخبر ! یہ تو بہت برا ہوا۔ کہ ہم نے اسے لشکر میں گھومنے پھرنے دیا۔ یہ بات جنگل کی آگ کی طرح دیکھتے ہی دیکھتے سارے لشکر میں پھیل گئی۔ ایک مجاہد نے کہا۔ وہ کون تھا کیا تھا ؟ یہ سوچنے کا وقت نہیں کسی طرح اسے پکڑ لانا چاہیے۔ اُس کے پیچھے نکلا۔ لوگوں نے کہا ــــ اب بھلا وہ تمہیں کیا ملے گا ؟ ایک تو اتنی دیر ہو گئی۔ پھر اُس کا اونٹ تازہ دم تھا خوب بھاگنے والا۔ اب وہ کہاں مل سکتا ہے ؟ حضرت سلمہؓ بن اکوع بھی وہیں تھے۔ ان کے کان میں بھی بھنک پڑی۔ دم لینے کا وقت نہیں تھا۔ تیر کی طرح نکلے۔ راستے میں وہ مجاہد بھی ملا جو دشمن کا پیچھا کر رہا تھا۔ رکنے کا وقت نہ تھا نہ بات کرنے کا موقع۔ یہ اسے پیچھے چھوڑ ہوا کے جھکڑ کی طرح آگے نکل گئے۔ میلوں کی دوڑ تھی۔ کوئی پتہ نہ تھا کہ دشمن کہاں تک جا چکا ہے۔ آخر حدِ نظر پر انہیں گرد اڑتی نظر آئی۔ ضرور کوئی شتر سوار جا رہا تھا۔ ریت زیادہ تھی۔ پیر دھنستے جا رہے تھے۔ لیکن سلمہ رضؓ تو اس زمین پر دوڑنے

میں مشتاق تھے۔ جس کی تلاش میں نکلے تھے وہ نظر آیا۔ تو اور بھی سرپٹ ہو گئے آخر اسے جا پکڑا وہ بھی بلا کا چوکنا پتوں کے کھڑکنے پر بھی کان لگائے ہوئے تھا۔ سمجھتا تھا کہ ضرور پیچھا ہو گا اس لئے بگٹٹ جا رہا تھا یہ اس کے لئے زندگی اور موت کی دوڑ تھی۔ اُس نے جو دیکھا کوئی دیوانہ وار اس کی طرف اڑا چلا آ رہا ہے۔ سمجھ گیا کہ موت کا پروانہ ہے۔ اس نے اپنی سواری کو اور بھی تیز کر دیا۔ دشمن پیچھا کر رہا تھا لیکن سوار کو ڈھارس تھی کہ وہ پا پیادہ ہے اور خود شتر سوار، دونوں کا کوئی مقابلہ نہیں۔ اس نے سوچا تھوڑی دیر میں پیچھا کرنے والا آپ ہی تھک کر رہ جائے گا۔ لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ پیچھا کرنے والا برق پا رہوار سے بھی بڑھ کر ہے۔ حضرت سلمہؓ نے آخر اسے جا لیا۔ اونٹ کے آگے نکل گئے۔ راستہ روکا۔ اونٹ کو گھیرا تلوار سونتی چھلاوہ تھے کہ اُڑ کر دشمن پر گرے اور ایک ہی وار میں اس دشمن دین کا کام تمام کر دیا۔

مسلمان اپنے پڑاؤ پر انتظار کر رہے تھے۔ بارگاہِ ختمی مرتبتؐ میں بھی اطلاع پہنچ چکی تھی۔ یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ سلمہؓ بن اکوع پیچھا کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا کہ دشمن کا کیا حشر ہو گا۔

وقت گزرا، مسلمان انتظار میں بیٹھے رہے پھر انہوں نے دیکھا دُور کوئی اونٹ پر سوار ان کی طرف آ رہا ہے سبھی سراپا انتظار تھے۔ اتنے میں سلمہؓ بن اکوع آ پہنچے۔ بتایا، دشمن تو دوزخ سدھارا۔ یہ اُس کا ساز و سامان میں لے آیا ہوں۔ فوراً خدمت نبویؐ میں اطلاع گزرانی گئی۔ آپؐ نے فرمایا ــــ یہ غنیمت سلمہؓ ہی کا حق ہے وہی لے لیں!

حضرت سلمہؓ بہادر تو تھے ہی لیکن دوڑنے میں واقعی کوئی ان کی گرد کو نہ پہنچتا تھا۔ وہ چودہ لڑائیوں میں شریک رہے۔ اُن میں سات غزوات تھے۔ دوسری روایت میں ہے سولہ لڑائیوں میں شامل ہوئے اصابہ میں ہے ۷۴ ہجری میں مدینے میں حضرت سلمہؓ بن اکوع نے انتقال کیا۔ وہ جو صبح ہی صبح یا صباحاہ کا نعرہ بلند کر کے کوئی مدد کے لئے چلّا رہا تھا وہ سلمہؓ بن اکوع ہی تھے۔ جہاں اُن کے پیروں کے نشان تھے۔ اس سے ذرا دور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا ایک ملازم کھڑا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کیا معاملہ ہے؟

اس نے بتایا بنو غطفان کے کچھ لٹیرے آئے تھے۔ عرب میں بنو غطفان اپنی ڈاکہ زنی کے لئے مشہور تھے۔ اُنہوں نے ذی قرد کی چراگاہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے اونٹ پکڑ لئے اور چلتے بنے۔ مدینے کی چراگاہوں پر بار بار حملے ہو رہے تھے۔ حضور اکرمؐ نے مناسب سمجھا کہ ان غطفانی ڈاکوؤں کا پیچھا کیا جائے۔ یہ چہار شنبے کا دن ربیع الاول کی چار تاریخ اور ہجرت کا چھٹا سال تھا۔

ادھر مسلمان لٹیروں کا پیچھا کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا کہ اُدھر تن تنہا اسلام کا جیالا فرزند سلمہؓ

بن اکوع دشمنوں کے پاس پہنچ گیا۔ خیبر کی سڑک پر ایک جگہ لٹیرے پانی کے ایک کنوئیں کے پاس رُکے ہوئے تھے اور جانوروں کو پانی پلا رہے تھے کہ ایک طرف سے آواز گونجی۔

میں اکوع کا بیٹا ہوں — آج کا دن سخت جنگ کا دن ہے۔

غطفانیوں نے پلٹ کر دیکھا، ایک شیر دل مجاہد تیر جوڑے کمان تولے للکار رہا تھا۔ حضور اکرم ؐ مجاہدوں کو لے کر نکلے تو مدینے سے تھوڑی دور پر ملاحظہ فرمایا کہ آگے آگے بہت سے اونٹ ہیں اور پیچھے پیچھے ایک آدمی انہیں ہانکتا مدینے کی طرف چلا آرہا ہے۔ آپؐ رک گئے۔ اونٹوں کا گلہ پاس آیا تو معلوم ہوا اپنے ہی اونٹ ہیں۔ اتنے میں حضرت سلمہؓ بھی آ گئے۔ اور چادروں کا ایک ڈھیر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے رکھ دیا۔ آپؐ نے پوچھا —— یہ کیا ہے؟ تو عرض کیا —— یارسول اللہ! تیر پر تیر چلا کر میں نے دشمن کو بھگا دیا — تیروں کی بارش نے انہیں ایسا بدحواس کیا کہ یہ لٹیرے اپنی چادریں تک چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں انہیں سمیٹ کر اٹھا لایا ہوں۔

کل تیس چادریں تھیں اتنے سارے آدمیوں سے یکا و تنہا ابن اکوع نے مردانہ وار مقابلہ کیا تھا۔ وہ بھی پیشہ ور ڈاکوؤں سے۔ سب نے بے اختیار ان کی تعریف کی۔ اتنے میں سلمہؓ نے عرض کیا —— یارسول اللہ وہ زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے۔ چلئے پیچھا کریں وہ لوگ مل جائیں گے۔

ارشاد ہوا —— اکوع کے بیٹے! تم نے دشمن پر قابو پا لیا —— اب انہیں معاف کردو — یہ رحمت عالم کا شیوۂ خاص تھا۔

ارشاد نبویؐ کے مطابق مسلمان —— مدینے کو لوٹ گئے۔ بہادر جو پیدل ہی دشمن کے مقابلے پر نکل کھڑا ہوا تھا، اب اس کی بہادری کا صلہ ملا۔ مجاہد مدینے لوٹے تو مسلمان استقبال کے لئے گھروں سے نکل آئے۔ دیکھا حضور اکرمؐ نے بہادر کو اپنے ساتھ اونٹ پر بٹھا رکھا ہے ؎

یہ تعظیم اللہ اللہ اس صنم کی
جھکی پڑتی ہیں محرابیں حرم کی

موتمر المصنفین کی دوسری پیش کش

اسلام اور عصر حاضر

از قلم: مولانا سمیع الحق مدیر الحق

عصر حاضر کی تمدنی، معاشرتی، معاشی، سائنسی، اخلاقی، آئینی اور تعلیمی مسائل میں اسلام کا موقف موجودہ دور کے علمی و دینی فتنوں اور فرق باطلہ کا بھرپور تعاقب نئے دور کے پیدا کردہ شکوک و شبہات کا جواب ایڈیٹر الحق کے بے باک قلم سے مغربی تہذیب و تمدن اور عالم اسلام پر اس کے اثرات کا تحلیل و تجزیہ الغرض بیسویں صدی کے کارزار حق و باطل میں اسلام کی بالادستی کی ایک ایمان افروز جھلک۔ یہ کتاب آپ کو ایمانی حمیت اور اسلامی غیرت سے سرشار کرے گی اور سینکڑوں مسائل پر اسلامی نقطہ نظر سے آپ کی رہنمائی کرے گی۔ صفحات ۴۴۰، ستر ابواب، سینکڑوں عنوانات، بہترین کتابت و طباعت، سنہری ڈائی دار جلد، قیمت

موتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور پاکستان

موتمر المصنفین کی پہلی پیش کش

دعوات حق (جلد اول)

از شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی

خطبات و مواعظ اور ارشادات کا عظیم الشان مجموعہ علم و حکمت کا گنجینہ جسے بلحاظ قومی و ملی پریس سراہا اور اہل علم خطبا اور تعلیم یافتہ طبقے نے ہاتھوں ہاتھ لیا دین شریعت اخلاق و معاشرت علم و عمل عروج و زوال نبوت رسالت شریعت و طریقت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے عام فہم اور درد و سوز میں ڈوبے ہوئے انداز میں گفتگو نہ کی ہے دلوں میں ایک انقلابی اور ایمانی و اصلاحی انقلاب پیدا کرنے والی ایمان افروز کتاب، عمدہ کتابت و طباعت، بہترین جلد، صفحات ۴۶۵، قیمت

موتمر المصنفین، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

ٹنڈر نوٹس

سربمہر ٹنڈر بابت تعمیر کچی دیوار بمطابق درج ذیل پیمائش اندرون وارسک کالونی تاریخ ۸۵-۴-۱۰ (۲ بجے بعد دوپہر زیر دستخطی کو مطلوب ہیں۔

پیمائش دیوار (۱) لمبائی ۳۰۰ فٹ

(۲) اونچائی ۶ فٹ

(۳) موٹائی (بنیاد) ۲ فٹ

موٹائی (بالائی سرا) ۱ فٹ

(۴) دروازے برائے داخلہ

دیوار کی موٹائی اونچائی کے ساتھ بتدریج کم ہوتے ہوتے ایک فٹ رہ جائیگی

کام ۲۰ دن کے اندر اندر کرنا ہوگا

ٹنڈر مورخہ ۸۵-۴-۱۱ بوقت ۱۱ بجے قبل از دوپہر رائے دہندگان یا ان کے نمائندوں کے سامنے کھولے جائیں گے۔

زرضمانت بطور کال ڈیپازٹ مبلغ ۱۰،۰۰۰ روپے

مزید معلومات کے لئے زیر دستخطی سے رجوع کیا جائے۔

مورخہ ۸۵-۳-۳۰

دوست محمد خان

ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر افغان مہاجرین پشاور
شامی روڈ۔ پشاور کینٹ